عیدالفطر کا پیغام

۱۹۵۲ سلسلہ ۹

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ نحمدہ، ونستعینہ ونستغفرہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلاھادی لہ ونشھدان لا الہ وحدہ، لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ونبینا ومولانا محمداً عبدہ، ورسولہٗ صلی اللّٰہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وذریاتہ وازواجہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا ــ اما بعد !

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلاَ یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوْا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ٥ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

www.abulhasanalinadwi.org

میرے بھائیو ! دوستو، عزیزو اور بزرگو ! میں نے آپ کے سامنے قرآن شریف کی سورۃ بقرہ کی وہ آیتیں تلاوت کیں، جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن کی ابتدا ہوتی ہے :

" یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o "

اور اسی آیت میں ہے :

" شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانَ "

اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو ! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اس کا منشا اور ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، ولا یرید بکم العسر وہ تم کو مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا، یہ ۳۰ یا ۲۹ دن کے جو روزے ہیں کوئی پہاڑی نہیں ہیں، یہ مسلسل چلتے ہیں اور جلد ختم ہوجاتے ہیں، اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :۔

ولتکبرو اللہ علی ما ھداکم اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ اللہ نے تم کو ہدایت دی اللہ نے ہدایت کی جو نعمت تم کو عطا فرمائی ہے، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو " ولعلکم تشکرون " اور تاکہ تم شکر کرو۔

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ جل شانہ، نے اس آیت میں عید کا بھی ذکر کر دیا ، عید کا نام تو نہیں آیا ، لیکن عید کا مقصد اور عید کا وظیفہ ، عید میں کرنے کا کام ، یہ سب اس میں آگیا ، کہ جب اللہ تعالیٰ رمضان میں روزہ کی توفیق دے ، کہ رمضان آئے ، اور خیریت کے ساتھ ، توفیقِ الٰہی کے ساتھ ، دن کے روزوں کے ساتھ ، رات کی عبادتوں کے ساتھ گذر جائے " ولتکبروا اللہ علٰی ما ھداکم " اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اللہ نے ہدایت دی ، ایمان و اسلام کی دولت سے نوازا ، اور پھر توفیق دی ، اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہوتی تو کہاں کا رمضان اور کہاں کا روزہ دنیا میں پچاسوں قومیں ہیں، سیکڑوں قومیں ہیں وہ اتنا جانتی ہیں کہ رمضان کا مہینہ مسلمانوں میں آتا ہے .... جیسے ہمارے یہاں مہینہ آتا ہے ، انہیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب ختم ہوگیا ، اور ان کے مہینوں اور رمضان میں کیا فرق ہے۔

تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی ، ہم کو اسلام کی دولت سے نوازا جس نے ہمیں صحت دی ، ایسی صحت جس سے روزہ رکھ سکیں ، اور پھر اس کے بعد سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ توفیق دی ، سب کا انحصار توفیق پر ہے ، ساری چیزیں جمع ہیں مگر توفیق نہیں تو کچھ نہیں یعنی روزہ رکھنے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ عمر ! تو اللہ کے فضل سے زندگی ہے ، جوانی چاہیئے ، بلوغ چاہیئے تو وہ بھی موجود ہے۔ صحت چاہیئے تو وہ بھی موجود ہے ، اور روزے کے مسئلے

www.abulhasanalinadwi.org

معلوم ہونے چاہئیں تو وہ بھی معلوم ہیں، حکومت روکتی ، قانون روکتا ، یا ڈاکٹر ہی نے کہا ہوتا کہ تمہارے لئے روزہ رکھنا نامناسب ہے نقصان دہ ہے ، تو یہ بھی نہیں ہے ، پھر روزہ کیوں نہیں ہورہا ہے توفیق نہیں ہے۔

توفیق وہ چیز ہے جس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہوسکتا ، توفیق کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا رحمت کا ارادہ کرنا ، اور اللہ تعالیٰ کا اس کے دل میں خیال اور جذبہ ڈال دینا کہ یہ کام کرنا ہے، تمام رکاوٹوں اور موانع کو ہٹا دینا ہے ، اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ کام ہو ، یہ شخص روزہ رکھے ، نماز پڑھے ان سب کے مجموعے کا نام توفیق ہے ، اتنی لمبی جو ہم نے عبارت بیان کی ہے وہ عربی کے قرآن مجید کے ایک لفظ میں آگیا ہے ، اس کا نام ہے " توفیق "۔

آپ دیکھیں گے ، اپنے محلہ میں دیکھیں گے ، کہ ماحول موجود ، سارے اسباب موجود، شرائط موجود ، فضا موجود ، لیکن روزہ نہیں اس لئے کہ توفیق نہیں ، اب اللہ نے تم کو ساری چیزیں ، اور ساتھ میں توفیق بھی عطا فرمائی ، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو " وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ "

www.abulhasanalinadwi.org

چنانچہ مسنون بھی یہ ہے کہ عید آئے عید الفطر ہو تو آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا آئے ، اور عیدالاضحیٰ ہو تو ذرا بلند آواز سے " اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الاّ اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد " پکارتا ہوا آئے ، اور مسنون یہ ہے کہ ایک راستہ سے آئے ، اور دوسرے راستہ سے جائے ، تاکہ ساری فضا اس سے معمور ہوجائے ، اور وہاں کے رہنے والوں کے کانوں میں یہ فضا پڑ جائے ، اور وہ زمین گواہی دے ، اور جب تک عید کی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے یہ کہتا رہے " ولتکبرو اللہ علیٰ ما ھداکم ولعلکم تشکرون "۔ تاکہ تم شکر کرو ، کہا اللہ نے ہمیں توفیق دی ، اللہ نے ہم سے روزے رکھوادیئے ، کوئی بیماری وغیرہ کے باعث چھوٹ گیا تو اس کے لئے بھی نیت اچھی کی ، اور دنیا میں جتنے بھی خوشی کے تہوار ہیں۔ سب میں خوشی ہوتی ہے ، یعنی اس میں جو فرائض ہوتے ہیں ، روزہ مرہ کا جو معمول ہے ، وہ بھی معاف ہوجاتا ہے۔ لیکن اسلام تنہا مذہب ہے، کہ اس میں خوشی کے دن کام بڑھا دیا جاتا ہے، کام ایسا بھاری نہیں ہوتا کہ آدمی کہے کہ کام نہیں ہوتا ، نہیں بلکہ کام ایسا مبارک ہوتا ہے ، ترقی دینے والا ہوتا ہے اور معقول ہوتا ہے ، اور انسانیت و شرافت کا ہوتا ہے ، جو دو رکعتیں آپ نے پڑھیں وہ روزہ کی نہیں ہوتیں ، ہاں کوئی اشراق و چاشت پڑھے ، جو فرض و واجب نہیں ہیں، لیکن عید کی نماز بڑھادی گئی ، اور تہوار .... آپ دیکھیں گے تو اس میں عبادات معاف ہوجاتے ہیں ، کوئی پوجا کرے یا نہ کرے چرچ جائے نہ جائے ، کرسمس ہے چھٹی کا دن ہے اور یہاں تو کام بڑھا دیا گیا کہ فجر کی نماز

www.abulhasanalinadwi.org

پھر ظہر کی نماز درمیان میں دوگانہ اور بڑھالیں ، یہ ہے اسلام میں شکر کا طریقہ چھٹی نہیں ہے ، بلکہ بات یہ ہے ۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

اس امت کو سبق یاد ہوگیا ہے۔ الحمدللہ ! ساری امتیں سبق بھلا بیٹھیں ، بات یہ ہے کہ روئے زمین میں کوئی امت ایسی نہیں جس کو سباق سبق یاد ہو، تنہا یہ امت ہے جس کو سبق یاد ہے ، کچا پکا جیسا بھی ہو ، تو جب اس کو سبق یاد ہوا چھٹی نہیں ملی ، سبق یاد کرنے والے لڑکے کو ، مکتب میں پڑھنے والے کو چھٹی نہیں ہے ، بلکہ اس کی ذمہ داریاں ہیں اور اس کو اپنی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے ، اس سے اس میں اضافہ ہوگا کمی نہیں ہوگی۔

تو دو رکعت یہ ، اور فطرہ الگ دینا پڑتا ہے ، ہر وقت کی بات نہیں دوسرے ادیان کے تہواروں میں یہ نہیں بلکہ وہاں تو کھاؤ پیو ، وہاں معاملہ یک طرفہ ہے اور یہاں لینے سے زیادہ دینا ہے ، غریبوں کو فطرہ دو اللہ کے سامنے دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھو ، اور پھر تکبیر پڑھو اور اللہ کا شکر ادا کرو " ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون "۔

دنیا حقیقی عید سے محروم ہے

یہ ایسا تہوار ہے کہ امت کو اس میں چھٹی نہیں ملتی ، اور اب

www.abulhasanalinadwi.org

ضرورت ہے کہ ہم مسلمان اپنے دین پر ازسرِ نو قائم اور پختہ ہوں ، اس دین کا ایسا مظاہرہ کریں اور دین کا ایسا نمونہ پیش کریں دنیا کے سامنے لائیں کہ دنیا کی بھی عید ہوجائے بہت دن سے دنیا کی عید نہیں ہوئی ہے ، دنیا عید سے محروم ہے ، دنیا حقیقی عید سے محروم ہے ، یہ سب جعلی باتیں ہیں ، کہاں کا کرسمس ، اور کہاں کی ہولی دیوالی ، لیکن دنیا کی حقیقی عید صدیوں سے نہیں ہوئی ، اور پھر مسلمان مسلمان بن جائیں ، دنیا کی عید ہوسکتی ہے ، دنیا حقیقی عید کو ترس رہی ہے ، نہ امن ہیں نہ اخلاق ہیں، نہ انسانیت ہے ، نہ شرافت ہے ، نہ قدر شناسی ہے ، نہ خدمت کا جذبہ ہے ، نہ خدا کی یاد ہے ، نہ خدا کی شناخت ہے اور نہ پہچان ہے ، کچھ نہیں ہے ، کہاں کا تہوار ، سارے تہوار جو ہیں ، یہ بچوں کے سے کھیل ہیں۔ جیسے بچوں کی کوئی ذمہ داری نہیں ، کھیلیں ، کودیں ، کھائیں ، پیئں اور خوش و خرم رہیں۔ کچھ فکر نہیں ، ایسی ہی دنیا کی قومیں بچوں کی طرح خوشیاں منا رہی ہیں ، لیکن حقیقی خوشی نصیب نہیں ، آج دنیا کو عالمی سطح پر ایک عید کی ضرورت ہے، وہ عید مسلمانوں کی کوشش سے ہی آسکتی ہے ، لیکن افسوس ہے کہ مسلمان خود اپنی عید کا شکر صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرپاتے اور اس کے معنی صحیح طور پر نہیں سمجھتے ، آپ جہاں رہیں ثابت کریں کہ آپ کوئی اور قوم ہیں ، افسوس کہ اس کو آنکھ ترس رہی ہے ، سب ایک جیسے ، وہ بھی رشوت لیتے ہیں ، ہم بھی رشوت لیتے ہیں ، وہ بھی سود کھاتے ہیں ، ہم بھی سود کھاتے ہیں، وہ بھی

www.abulhasanalinadwi.org

مکتبۃ العلامۃ ... الحسنی

پیسہ کا پجاری ہے ، بھوکا اور شائق ہے ، یہ بھی پیسہ کا بھوکا ہے ، یہ بھی آرام طلب ہے ، وہ بھی آرام طلب اس کو بھی کسی کی فکر نہیں کہ دنیا میں کیا گذر رہی ہے ، محلہ پڑوس میں کیا گذر رہی ہے۔ یہ بھی ایسا ہی ، مسلمان ایسا نہیں ہوسکتا اللہ تعالٰی فرماتا ہے :۔ " ویجعل لکم فرقاناً " تم حقیقی مسلمان بنوگے اللہ سے ڈروگے تو اللہ تمہیں شان امتیازی عطا فرمائے گا ، دور سے پہنچانے جاؤ گے۔

دیکھو مسلمان آرہا ہے ، یہ حالت تھی قرونِ اولٰی میں ، کہ ملک کے ملک مسلمان ہوئے ، مسلمانوں کو دیکھ کر ، سمجھانے بجھانے میں ، دلیل لانے مطمئن کرنے میں تو برسوں لگ جاتے ہیں ، تو کیا بات ہے ، مصر پورا کا پورا مسلمان ہوگیا ، تہذیب بدل گئی ، رسم الخط بدل گیا ، طور و طریق بدل گیا ، اور اسی طرح کیا عراق پورا کا پورا مسلمان تھا ، کیا شام پورا کا پورا مسلمان تھا سب دوسرے ادیان کے ماننے والے تھے ، عیسائی تھے ، یہودی تھے ، اور بت پرست ، زبانیں جداگانہ تھیں ، اور کلچر بھی الگ ، تو گویا کہ سانچہ میں ڈھال دیا گیا ہو مشین سے ڈھلا ڈھلا یا نکلا ہو ، ہندوستان میں یہ نہیں ہوا ، جو لوگ آئے ان کے اندر یہ روح نہیں تھی ، جو عربوں میں تھی کہ وہ جہاں جاتے تھے ، پورا کا پورا ملک مسلمان بنادیتے تھے ، ساتھ کھانا ، ساتھ پینا ، اونچ نیچ سب ختم ، سب انسان ہیں ، کوئی فرق نہیں ، حدیث شریف میں آتا ہے :۔

www.abulhasanalinadwi.org